''حسام الحرمین'' پر مشائخ چشتیہ کی تصدیقات کا علمی جائزہ

(اعلیٰ حضرت اور مشائخ چشتیہ)

مقالہ نگار: غلام مصطفیٰ رضوی

نوری مشن مالیگاؤں

رابطہ: مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں

انٹرنیٹ ایڈیشن: ۱۴۴۵ھ/ ۲۰۲۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

سلاسلِ طریقت میں سلسلۂ چشتیہ بڑا معروف ومقبول اور مشہور ہے۔جس میں بڑے بڑے اولیا، صاحبانِ دل، اور علم وعرفان کے شناور گزرے ہیں۔مشائخ چشت نے جہاں طریقِ نبوی کی اشاعت کی اور تزکیۂ باطن واصلاحِ احوال کا مبارک فریضہ انجام دیا وہیں عقائد اسلامی کی حفاظت وصیانت نیز شریعت کی بقا کے لیے بھی جدوجہد کی اور اپنے اپنے دور میں دین کے مقابل پیدا شدہ فتنوں کا سدِ باب کیا۔خانقاہوں اور زاویوں سے نکل کر عقائد حقہ کی اشاعت بھی کی اور باطل فتنوں کی سرکوبی کر کے رسمِ شبیری ادا کی۔

ملک ہندوستان میں مشائخ چشت میں سب سے نمایاں وممتاز ذات سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الحق والدین علیہ الرحمہ (وصال ۶۲۷ھ/۱۲۳۶ء) کی ہے۔آپ علم وعرفان کے کئی چشموں سے سیراب تھے۔ بغداد کے دریائے معرفت کے شناور اور اپنے عہد کے اولیاے کرام کے تاج ور تھے۔ اعلیٰ حضرت؛غوث اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے فرماتے ہیں ؎

مزرع چشت بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اعلیٰ حضرت مثالی شخصیت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی (وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) علم وفضل کے آفتاب اور معرفت وطریقت کے ماہ تاب تھے۔آپ نے دین کی حفاظت وصیانت کی خاطر ہر اس جدید نظریے کی تردید کی جس سے اسلامی عقائد واحکام کی توہین ہوتی تھی۔آپ نے علم وفضل کی ہر شاخ پر ایمان وایقان کی پختگی کے گل ولالہ کھلائے اور شریعت وطریقت کے مقامِ بلند کی طرف اسلامی اُصولوں کی روشنی میں رہنمائی کی۔ آپ کی فکر وبصیرت فضاے طیبہ سے فیض یاب تھی۔ یہی سبب تھا کہ گردشِ ایام کی آندھیاں آپ کے قدموں کو متزلزل نہ کرسکیں اور زمانی تغیرات کا کوئی جھونکا آپ کو اپنے مقام سے ہِلا نہ سکا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اسلاف کے پاکیزہ مسلک کی نمائندگی کی اور دل ونگاہ کی صفائی وتزکیۂ باطن کے لیے تاعمر کوشاں رہے۔عقائد کے

رُخ سے آپ کا قلمی کام نمایاں ہے جس پر سیکڑوں تصانیف شاہد عادل ہیں۔

دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر

(اقبالؔ)

عظیم محقق اور حسام الحرمین

اعلیٰ حضرت نے جو کچھ لکھا زمانی تقاضوں اور ضرورت کے تحت لکھا، یہی سبب ہے کہ آپ کی تحریریں نوع بہ نوع موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں اور اسلافِ کرام کے علم و فضل کی آئینہ دار ہیں۔ صدیوں کی کاوشات کا عطر مجموعہ آپ کی تصانیف کی سطر سطر سے مہکتا ہے۔ تحقیق کی بزم آراستہ نظر آتی ہے اور ہر تصنیف موضوع کی مناسبت سے عدیم النظیر ہے۔ موضوع سے متعلق تمام گوشوں پر مواد فراہم کر دیتے ہیں۔ آپ نے جو کچھ لکھا علم و تحقیق کے بعد لکھا بلکہ جن افراد یا سر براہانِ جماعت پر شریعت کا کوئی حکم عائد کیا تو قائل پر صورتِ حال واضح کی اور توبہ پر مائل کیا لیکن! اس کے باوجود گستاخانہ عبارتوں کو حق و صحیح تسلیم کرنے والوں سے متعلق ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' (۱۳۲۴ھ) کے نام سے علماے حرمین کی تصدیقات جمع کیں اور مع عربی متن کے اردو میں ان کی اشاعت بھی کی۔ جس میں ۳۳/ اکابر علماے حرمین کی تصدیقات اس بابت ہیں کہ برصغیر میں نئے پیدا شدہ عقائد کے بانیان؛ جنھوں نے اپنی کتابوں میں رسول گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین و بے ادبی سے پُر عبارتیں لکھیں، اور ان میں تاویل کی گنجائش بھی نہیں وہ از روے شرع اسلام سے خارج ہیں۔

عقیدہ کی اہمیت

علامہ سید احمد سعید کاظمی تحریر فرماتے ہیں:

''بنی نوع انسان کو ایک مرکز پر لانے کا کوئی طریقہ اس سے بہتر نہیں ہوسکتا کہ انھیں معبود واحد کی وحدانیت کے اعتقادی مرکز پر جمع کر دیا جائے۔ لیکن فطرتِ انسانی محض عقل کی روشنی میں اس مرکز وحدت تک پہنچنے میں کسی ایسی دلیل کی محتاج تھی جو صحیح معنی میں اسے منزل مقصود تک پہنچا دے اور تمام بنی نوع انسان کے لیے ایسی کامل اور قطعی دلیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ رسالت- توحید کی دلیل ہے............قربِ الٰہی کا ذریعہ صرف قربِ مصطفائی ہے اور توحید کا وسیلہ

رسالت ہے۔''

(ماہ نامہ السعید مئی جون ۱۹۶۴ء، آئینہ حق و باطل، علامہ غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی، جماعت اہلسنّت شیخوپورہ ۱۹۹۴ء، ص ۵-۶)

جب بھی عقیدۂ توحید و رسالت کی توہین کی کوشش کی گئی مشائخ نے خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کی اور گستاخ کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر دین پناہ کا کام انجام دیا اور اسلامی سرحدوں کی نگہ بانی کی۔ عقائد کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس رُخ سے علما و مشائخ اور زاویہ نشینوں کی ایک روشن تاریخ موجود ہے۔

غیر اسلامی عقائد کی یورش اور ان کا سدباب

انگریز نے تجارت کی غرض سے ہندوستان کا رُخ کیا۔ اپنی سازشی فطرت کے باعث تخریب کاری کی۔ مذہبی عقائد میں جدید نظریات پیدا کرنے کی تگ و دو کی۔ علما خریدے۔ نئے نظریات کے حاملین کی تائید و سرپرستی و صیانت کی۔ وہابی نظریات کو فروغ دیا۔ فرقۂ وہابیہ سے متاثر افراد کو وظائف دے کر ہم نوا بنایا۔ وہابی عقائد کی ترجمانی میں مولوی اسماعیل دہلوی نے کتاب ''تقویۃ الایمان'' لکھی، جس میں توحید کے زعم میں رسالت کی عظمتوں کو نشانہ بنایا۔ اسی سے متاثر ہونے والے علما میں مولانا قاسم نانوتوی دیوبندی نے ''تحذیر الناس'' لکھ کر اور نئے نبی کا امکان بتا کر قادیانیت کو غذا مہیا کی۔ بعد کو مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویِ نبوت کیا۔ مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا، اللہ کریم کے لیے کذب (جھوٹ) کا امکان تراشا، (ملاحظہ کیجیے: براہین قاطعہ) ان کے شاگرد مولانا خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے اس کی تائید کی نیز میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعت سے تعبیر کیا۔ مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی نے ''حفظ الایمان'' میں شانِ رسالت میں عیب جوئی کی اور علم غیب رسول کی نفی کی جب کہ شیطان و ملک الموت کے لیے غیب تسلیم کیا۔ اسی طرح کئی نئے عقائد کی داغ بیل پڑی۔ جن کی تردید اس زمانے کے اکابر علما نے تحریراً و تقریراً کی اور ان کی اصلاح کی کوششیں کیں۔ ایسے علما جنھوں نے مذکورہ عقائد کے حاملین کو رجوع کے لیے متوجہ کیا ان میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا نام نمایاں ہے۔ ایک مدت تک تنبیہ و اصلاح کے لیے کاوش کی اور جب رجوع و توبہ کی کوششیں بارآور نہ ہوئیں تو شریعت کا حکم کہہ سنایا۔ توہین رسالت پر مبنی عبارتوں پر حکم کفر عائد کیا۔ حسام الحرمین میں یہ احکام تحقیق و صداقت کے ساتھ درج ہیں جن پر ۳۳ر علماے حرمین کی تصدیقات بھی ہیں۔

تعارف حسام الحرمین

علماے حق نے اپنی ذمہ داری سمجھ کر علماے دیوبند اور برصغیر میں پنپ رہے باطل عقائد پر شرعی گرفت

کرتے ہوئے انھیں سمجھانے کی کوشش کی اور آخرت کا خوف دلایا۔ جب دیکھا کہ وہ جنبش کو تیار نہیں تو پھر ان کا شرعی مواخذہ کیا۔ ان علماے ربانیین میں ایک نام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی (ولادت ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء-وصال ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کا ہے۔آپ نے ان عقائد و گستاخیوں سے متعلق تنبیہ وتوبہ کی ترغیب کے بعد دینی ضرورت سمجھتے ہوئے علماے حرمین کی خدمت میں بِلاکم وکاست گستاخانہ عبارتوں کو پیش کیا اور حکم شرع واضح کرتے ہوئے علماے حرمین سے تصدیق چاہی۔اس کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ علامہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ) کی کتاب ''المعتقد المنتقد'' پر امام احمد رضا نے حاشیہ لکھا بہ نام ''المعتمد المستند''، اس کا خلاصہ امام احمد رضا نے دوسرے سفرِ حج ۱۳۲۳ھ میں علماے حرمین کی خدمت میں پیش کیا اور اس میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے فرقوں مثلاً قادیانی، نیچری، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد وغیرہم کے عقائد ذکر کیے۔جس پر ۳۳رعلماے حرمین نے مذکورہ فرقوں پر فتاویٰ کفر صادر فرمایا جس کی اشاعت ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' (۱۳۲۴ھ) کے نام سے ہوئی۔

فتاویٰ حسام الحرمین کی اشاعت عربی میں ہوئی جب کہ اردو اور انگریزی تراجم بھی ہندو پاک سے بار بار شائع ہو چکے ہیں اور ساری دُنیا میں ان کی مقبولیت ہے۔

مشائخ چشتیہ کی خدمات کا اجمالی تجزیہ

برصغیر میں اسلام کے کارواں کو تیز گام کرنے میں جن رجال کا وافر حصہ رہا ہے ان میں مشائخ چشتیہ نمایاں ہیں۔جن کی خانقاہیں ایک طرف ارشاد و ہدایت کا مصدر ہوا کرتی تھیں تو دوسری طرف عقائد حقہ کی اشاعت کا محور ہوتیں۔دلوں کے زنگ بھی دھوئے جاتے اور ظاہر کو بھی نکھارا جاتا۔خیالات کی بے راہ روی کی اصلاح کی جاتی اور معاشرتی برائیوں کا سد باب کر کے پاکیزہ ومعطر ماحول تشکیل دیا جاتا۔ان مشائخ کرام کی خدمات کا دائرہ برصغیر کے طول وعرض میں پھیلا ہوا ہے۔دور افتادہ علاقوں، غیر معروف کوچوں، خیابانوں، بیابانوں، دیہاتوں اور وحشت زدہ بستیوں میں اسلام و ایمان کی نوری کرنیں ان مشائخ کرام کے توسط سے پھیلیں۔

مشائخ چشتیہ نے ایک طرف داعیانہ کردار ادا کیا دوسری طرف نو پید فتنوں اور فرق ہاے باطلہ کی تردید میں نمایاں رول نبھایا۔جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے گستاخِ رسول؛ مولویوں پر شرعی حکم عائد کیا اور علماے حرمین کی تصدیقات کے ساتھ فتاویٰ حسام الحرمین کی اشاعت کی؛ اس کی تائید وتوثیق سلاسل طریقت کے بزرگوں نے کی۔سبھی سلاسلِ طریقت کے بزرگوں نے حفاظتِ دین کے لیے حسام الحرمین کی تائید کی اور تصدیقی

کلمات ارشاد فرمائے۔

اس تحریر میں مشائخ چشتیہ کی حسام الحرمین پر تصدیقات اور تردیدِ مذاہبِ باطلہ کے ضمن میں چند نکات درج کیے جاتے ہیں۔ راقم نے اس سے قبل ایک مقالہ ''حسام الحرمین اور مشائخ نقشبندیہ'' کے عنوان پر تحریر کیا تھا جس کی کئی مقامات سے اشاعت عمل میں آئی۔

''حسام الحرمین'' (۱۳۲۴ھ) پر ۳۳؍علماے حرمین کی تصدیقات کی اشاعت کے ۲۰؍سال بعد ۱۳۴۵ھ میں علامہ حشمت علی خان قادری پیلی بھیتی نے ''الصوارم الہندیہ علیٰ مکر شیاطین الدیوبندیہ'' کے نام سے ۲۶۸؍علما و مشائخ کی تصدیقات جمع کر کے شائع فرمائیں۔ انھیں میں سے مشائخ چشتیہ کی تصدیقات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ نیز عقائد حقہ کے تحفظ کے لیے کاوشات پر بھی ضمناً روشنی ڈالی جائے گی۔ اس سے قبل علامہ حشمت علی خان قادری کا یہ اقتباس ملاحظہ کریں:

''بعض جہال بکا کرتے ہیں کہ یہ تو بریلی و دیوبند کے جھگڑے ہیں علماے بریلی کے سوا دیوبندیوں کو کوئی کافر نہیں کہتا - وہ دیکھیں کہ جس قدر علماے اہلسنّت ہیں وہ سب دیوبندی گروہ کی تکفیر میں علماے بریلی سے متفق ہیں۔''

(الصوارم الہندیہ، رضا اکیڈمی ممبئی ۱۴۳۳ھ، ص ۲۰)

مرکز چشت اجمیر مقدس

حسام الحرمین پر اجمیر مقدس جوارِ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ میں جاری دارالعلوم معینیہ عثمانیہ کے اساتذہ کی تصدیقات ہیں۔ دارالعلوم کے مفتی امتیاز احمد انصاری لکھتے ہیں:

''بے شک دعویِ نبوت کفر اور گستاخیاں، شانِ اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کفر اور ارتداد...... اور خداے عزوجل صادق وسبحان کو کذب کا عیب لگانا کفرِ صریح...... علی ھذا علم اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیطان ملعون کے علم سے کم بتانا موجب لعنت و کفر...... نیز حضور اقدس وانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اعلیٰ کو مذکورہ اشیا کے علم سے تشبیہ دینا توہین علوم نبوی...... اور موجب ارتداد و کفر۔ اور ان کفریات کا قائل اور یہ اشخاص جن کی کتب مطبوعہ سے اس قسم کے عقائد ثابت ہیں حسبِ فتاوائے علماے حرمین شریفین نہ محض بے ادب اور گستاخ...... بلکہ خدا اور رسول کے دُشمن اور بقاعدہ شرعیہ کافر و مرتد ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔'' (مرجع سابق، ص ۴۳)

اس ضمن میں دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف کے جن مدرسین کی تصدیقات ہیں ان کے نام اس طرح ہیں:

[۱] مولانا محمد عبدالمجید (موصوف نے یہ الفاظ درج کیے: ''بے شک ان اقوال کا قائل ومعتقد کافر ہے اور فتاواے حرمین حق ہیں۔'' مرجع سابق)

[۲] مولانا عبدالحی

[۳] مولانا غلام علی

عرس سرکار غریب نواز علیہ الرحمہ ۱۳۴۷ھ کے موقع پر عرس میں شریک علما نے حسام الحرمین پر تصدیقات ثبت فرمائیں؛ ان کے نام اس طرح ہیں:

[۱] مولانا سید محمود حسین زیدی الوری

[۲] مولانا محمد میراں شافعی (مدرس: مدرسہ نجم الاسلام بھیونڈی ضلع تھانہ)

[۳] مولانا نثار احمد ناگوری

[۴] مولانا شمس الدین احمد جون پوری (مصنف: قانون شریعت)

[۵] مولانا محمد حامد علی فاروقی راے پوری

[۶] مولانا حبیب الرحمن

[۷] مولانا سید رشید الدین احمد بریلوی

فخر المدرسین مولانا معین الدین اجمیری ابتدا میں علماے دیوبند کی تصانیف سے عدم مطالعہ کی بنیاد پر خاموش تھے۔ ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں قادری کی اجمیر شریف آمد پر مراسلت ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا اجمیری علماے حرمین وعلماے برصغیر کے ہم نوا ہو گئے۔ آپ اپنے ایک مکتوب بنام حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان میں لکھتے ہیں:

''براہین قاطعہ کے قول شیطانی کو جس میں معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ ''شیخِ نجدی'' یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلماتِ کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہفواتِ اہلِ دیوبند کو بعد صحت کے ان شاء اللہ دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔'' (مرجع سابق، ص ۱۲۸)

آستانۂ کچھوچھہ مقدسہ

سلسلۂ چشتیہ کی ایک عظیم واہم شاخ خانقاہِ کچھوچھہ شریف (یوپی) ہے؛ جہاں حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی مشن کو تازگی عطا کی اور لاکھوں دلوں کو ایمان وایقان سے روشن فرمایا۔ اس آستانے سے جو گل کھلا اس کی خوش بو دور تک پہنچی۔ حسام الحرمین پر کچھوچھہ مقدسہ سے جاری کردہ تصدیقات کی تمہید میں مولانا فضل الدین بہاری لکھتے ہیں:

''بے شک مرزا غلام احمد قادیانی دعویِ نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلا شبہہ رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی وقاسم نانوتوی نے سرکار الوہیت و دربارِ رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔''

(مرجع سابق، ص ۳۸)

اسی میں حضور محدث اعظم علامہ سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی جو حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے توسط سے چشتی نسبت رکھتے ہیں وہ ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

''لاریب ان فتاوی علماء الحرمین المحترمین فی تکفیر ھولاء المذکورین صحیحۃ۔'' (مرجع سابق، ص ۳۸)

مولانا سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی جائسی جو حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے توسط سے سلسلۂ چشتیہ سے وابستہ ہیں؛ نے حسام الحرمین پر ''الجواب صحیح'' کے الفاظ میں تصدیق کی۔ (مرجع سابق، ص ۳۷)

مولانا سید احمد اشرف قادری چشتی اشرفی جیلانی نیز مولانا معین الدین احمد چشتی ومولانا سید حبیب اشرف چشتی نے بھی تصدیق فرمائی۔ (مرجع سابق، ص ۳۹۔۴۰)

شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں کی رائے گرامی

۲۱ر ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ کے تحریر کردہ ایک مفاوضۂ عالیہ میں شیخ المشائخ گلبن خیابانِ سمنانی مولانا سید علی حسین چشتی اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''مولانا احمد رضا خاں صاحب عالم اہلسنّت کے فتووں پر عمل کرنا واجب ہے۔ کافروں کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔''

ایک مقام پر لکھتے ہیں: ''مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔'' (مرجع سابق، ص ۹۱۔۹۲)

دیگر علما و مشائخ چشتیہ کی تصدیقات

[۱] مولانا سید محمد حنیف چشتی (مفتی نکودر، ضلع جالندھر) لکھتے ہیں: ''حسام الحرمین کے فتاویٰ صحیح ہیں اور علماے حق کے لکھے ہوئے ہیں۔ براہین قاطعہ (از خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی) کے دیگر مقاموں پر فاتحہ علی الطعام و میلاد شریف کو بھی ناجائز لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔ ایسی بے ہودہ کتاب کا پڑھنا بھی درست نہیں۔'' (مرجع سابق، ص ۵۹)

[۲] مولانا امین القادری چشتی اشرفی (بھیونڈی، ضلع تھانہ) لکھتے ہیں: ''فتاویٰ حسام الحرمین نہایت صحیح وحق و مدلل ہیں ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔'' (مرجع سابق، ص ۷۳)

[۳] مولانا محمد یوسف صدیق اللہ شاہ چشتی اشرفی شافعی (خطیب جامع مسجد بھیونڈی، ضلع تھانہ)

[۴] مولانا ابوناظم محمد کاظم رحمتی چشتی (سراج گنج بنگال) لکھتے ہیں: ''تمام مسلمانوں پر لازم بلکہ الزم ہے کہ ایسے بدعقیدے والوں سے اپنے کو کوسوں دور رکھیں اور ان گندم نما جو فروش لوگوں کے دھوکے اور فریب سے اپنے عقائد اور دین و ایمان کی حفاظت و نگہ بانی کریں۔'' (مرجع سابق، ص ۸۲)

[۵] مولانا عبدالعزیز خاں چشتی اشرفی (فتح پور، ہسوہ) لکھتے ہیں: ''حسام الحرمین کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض و ضرور ہے۔'' (مرجع سابق، ص ۸۳)

[۶] مولانا محمد یونس قادری چشتی اشرفی سنبھلی

[۷] مفتی احمد یار خاں بدایونی اشرفی

[۸] مولانا ابوالفیض چشتی سلیمانی

[۹] مولانا عبدالنبی المختار یار محمد فریدی چشتی (گڑھی اختیار خاں، ریاست بہاول پور) لکھتے ہیں:

''حسام الحرمین استفتا کا کافی جواب اور سراسر حق و صواب ہے۔'' (مرجع سابق، ص ۵۱۔ ۵۲)

[۱۰] غازی اسلام مولانا کرم الدین دبیر چشتی (بھیں تحصیل چکوال، ضلع جہلم، پنجاب) لکھتے ہیں:

''نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خدا و رسولِ خدا کی کچھ عظمت نہیں .... یہ خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ جیسا کہ علماے حرمین شریفین کا مدلل و مفصل فتویٰ ان کی نسبت صادر ہو چکا ہے۔''

(مرجع سابق، ص ۵۶)

مولانا کرم الدین دبیر چشتی کی تصدیق پر دستخط کرنے والے علما کے نام اس طرح ہیں: مولانا محمد فیض الحسن چشتی جہلمی، مولانا احمد دین چشتی چکوالی۔

ہم بعض ان علماے عرب کا بھی ذکر کیے دیتے ہیں جنھوں نے ''حسام الحرمین'' یا ''الدولۃ المکیۃ'' (از

اعلیٰ حضرت) پر تقریظ لکھی؛ یا خلافت واجازتِ اعلیٰ حضرت سے سرفراز ہوئے۔ مسلک اہلسنّت کی ترویج وتردید عقائد باطلہ میں اہم کردار ادا کیا اور جو نسبت چشتیہ سے منسلک تھے۔ جن کی حرمین میں بڑی قدر ومنزلت تھی۔

[۱] حضرت شیخ احمد بن ضیاء الدین مکی حنفی، حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی کے خلیفہ اور ''حسام الحرمین'' کے مقرظ۔ (امام احمد رضا اور علماے مکہ مکرمہ، بہاء الدین شاہ، رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۱۰ء، ص ۲۰) اعلیٰ حضرت کی تصانیف ''فتاویٰ الحرمین'' اور ''الدولۃ المکیۃ'' پر بھی تصدیق قلم بند فرمائی۔

[۲] مولانا رحمت اللہ کیرانوی چشتی مہاجر مکی (م ۱۸۹۱ء) خلیفہ حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی۔ آپ نے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ومولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کی تردید میں مولانا عبدالسمیع بیدل چشتی رام پوری کی کتاب ''انوار ساطعہ در بیان مولود وفاتحہ'' اور مولانا غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی کی تصنیف ''تقدیس الوکیل'' پر تقریظ تحریر فرمائی۔ فاتح قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی نے مولانا کیرانوی کو ''فخر العلماء'' کا خطاب عطا فرمایا۔ (مرجع سابق، ص ۲۹)

حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی نے اعلیٰ حضرت کے فتویٰ ''الدلائل القاہرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ'' پر تصدیق فرمائی۔ (مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۰۶ء)

مولانا کیرانوی نے اخیر عمر میں محلہ جیاد مکہ مکرمہ میں مدرسہ احمدیہ قائم کیا۔ جس میں تجوید وحفظ قرآن پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی، حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی کے خلیفہ اور تصنیفِ اعلیٰ حضرت ''حسام الحرمین'' کے مقرظ قاری حافظ شیخ احمد بنگالی (چشتی) اس کے مدرس ومہتمم تھے۔ (مرجع سابق، ۳۰)

حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی علیہ الرحمہ؛ جو بانیانِ فرقۂ دیوبندیہ کے مرشد ہیں نے ''فیصلۂ ہفت مسئلہ'' لکھ کر علماے دیوبند کی اصلاح کی کوشش کی۔ دیوبندی مناظر وترجمانِ دیوبند محمد امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی اپنی کتاب میں رسالہ ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''احباب موقع بموقع ہفت مسئلہ کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں یہ رسالہ ۱۳۱۲ھ میں لکھا گیا۔ قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمادیا کہ اسے حمام میں جھونک دو۔''

(تجلیاتِ صفدر، جلد اول، ص ۵۰۹؛ مجالس حکیم الاسلام، ص ۱۲۹)

حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے خلیفہ مولانا احمد حسن چشتی کان پوری نے امکانِ کذب کے مسئلے میں مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ومولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کی تردید میں ''تنزیہ الرحمٰن عن شائبۃ کذب والنقصان'' تحریر کی۔

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق چشتی سے اعلیٰ حضرت کے روابط

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق چشتی الہ آبادی مہاجر مکی صابری چشتی سلسلے کے شیخ طریقت تھے۔ آپ نے حسام الحرمین پر تقریظ قلم بند کی۔ اکابر علمائے مکہ مکرمہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ حسام الحرمین میں آپ کی تقریظ سے قبل ان القاب سے ذکر کیا گیا ہے:

"بقیۃ الاکابر، عمدۃ الاواخر، حامی السنن، ماحی الفتن، مطرح اشعۃ النور المطلق مولینا الشیخ محمد عبدالحق المہاجر الالہ آبادی۔"

(حسام الحرمین، رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۱۳ء، ص ۱۰۳)

اعلیٰ حضرت کے دوسرے سفر حج ۱۳۲۳ھ کے موقع پر شیخ الدلائل سے اعلیٰ حضرت کی خصوصی ملاقاتیں رہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

"دعوتوں کے علاوہ صرف چار جگہ ملنے کو جاتا، مولانا شیخ صالح کمال اور شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل اور مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی اور کتب خانے میں مولانا سید اسمٰعیل کے پاس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔"

(الملفوظ، مرتب مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں قادری، رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۰۶ء، حصہ دوم، ص ۱۵۸۔۱۵۹)

اعلیٰ حضرت کی حرمین میں مقبولیت سے متعلق شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق چشتی مہاجر مکی فرماتے ہیں:

"(امام احمد رضا کو) مکہ معظّمہ میں وہ اعزاز ملا جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔"

(الملفوظ، مرتب مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں قادری، رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۰۶ء، حصہ دوم، ص ۱۸۱)

مولانا عبدالحق چشتی مہاجر مکی کے تلمیذ مولانا کریم اللہ پنجابی فرماتے ہیں:

انی مقیم بالمدینۃ الامینۃ منذ سنین ویاتیھا من الھند الوف من العلمین فیھم علماء وصلحاء اتقیاء رأیتھم یدورون فی سکک البلد لا یلتفت الیھم من اھلہ احد واری العلماء و الکبار العظماء الیك مھر عین وبالا جلال مسر عین ذٰلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

"میں سالہا سال سے مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہوں۔ ہندوستان سے ہزاروں انسان آتے ہیں، ان میں اہلِ علم، اہلِ اصلاح، اہلِ تقویٰ سب ہوتے ہیں، انھیں دیکھا کہ وہ بلدہ مبارکہ کی گلیوں میں گھومتے ہیں، کوئی ان کی طرف دھیان نہیں کرتا لیکن آپ کی مقبولیت کی

عجیب شان دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علما عظما آپ کی طرف دوڑے آ رہے ہیں اور تعظیم بجا لانے میں جلدی کر رہے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے وہ بڑے فضل والا ہے۔''

(تمہید، الاجازات المتینۃ، مشمولہ رسائل رضویہ، ادارۂ اشاعت تصنیفات رضا بریلی (س ن)، مترجم مولانا احسان الحق قادری، ص ۱۰۲۔ ۱۰۳)

شیخ الدلائل نے ''حسام الحرمین'' اور ''الدولۃ المکیۃ'' پر تقریظ لکھی۔

حضرت حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی کے خلیفہ مولانا احمد بن ضیاء الدین بنگالی مکی نے اعلیٰ حضرت کی کتاب ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' پر تقریظ لکھی۔ جو ''افتائے حرمین کا تازہ عطیہ'' (مطبوعہ بریلی ۱۹۱۰ء) میں شامل ہے۔ (تاریخ الدولۃ المکیۃ، عبدالحق انصاری، ص ۸۷۔ ۸۸)

مشائخ چشتیہ کی عقائد اہلسنّت کی حفاظت وصیانت کی غرض سے کاوشات، ردِ فرق ہائے باطلہ کے لیے خدمات کے ذکر کے لیے دفتر چاہیے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کثیر فتاویٰ ہیں جن پر علما و مشائخ چشتیہ کی تصدیقات ثبت ہیں۔ ان تمام تفصیلات کے لیے ضخیم کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں کیا جانے والا کام یقیناً سلاسلِ حقہ کی تحفظِ اہلسنّت وصیانت حق کے ضمن میں مخلصانہ خدمات کا گل دستہ ہوگا جس کی خوش بو سے فکر و نظر اور دل و دماغ مہک اُٹھیں گے۔ ضرورت علمی کام کی ہے۔ ؎

گئے وہ دن کہ تنہا تھا مَیں انجمن میں
یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

☆☆☆

چند ایمان افروز کتابیں جو مطالعہ کی میز پر سجانے کے لائق ہیں